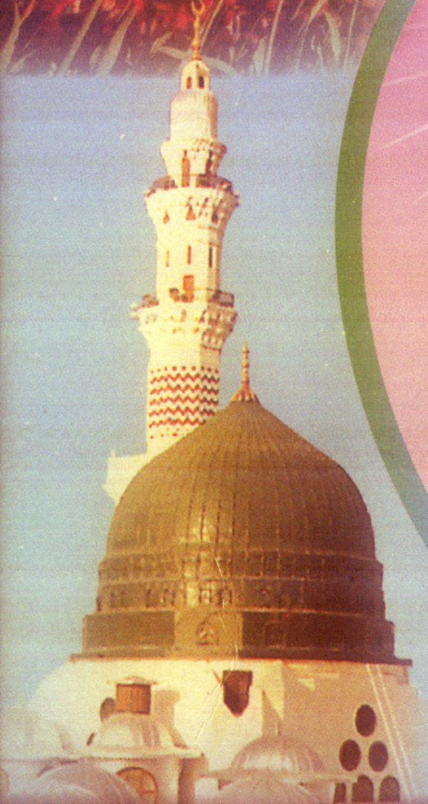
فضائل درود وسلام



کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

مؤلف
مولانا ریاض احمد عثمانی

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

فضائل درود و سلام

مؤلف
مولانا ریاض احمد عثمانی

میاں عبدالرحمٰن فاؤنڈیشن
مصری شاہ لاہور

نام کتاب ——— فضائل درود وسلام

مولف ——— مولانا ریاض احمد عثمانی

تحریک ——— مولانا محمد اکرام اللہ زاہد قادری

صفحات ———40

تاریخ اشاعت ——— فروری 2004ء

باہتمام ——— ملک محبوب الرسول قادری

ہدیہ ——— دعائے خیر بحق معاونین

ناشر ——— میاں عبدالرحمٰن فاؤنڈیشن مصری شاہ لاہور

حُسنِ ترتیب

وہ دانائے سبل، ختمِ رسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

(علامہ اقبال)

انتساب

محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ العالیٰ

کی وساطت سے

انکے اور انکے پیر و مرشد

حضرت پیر طریقت

قبلہ غلام حسین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

کے نام

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

بابِ جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخرؔ کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا
اپنی پلکوں سے درِ یار پہ دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

(خواجہ غلام فخر الدین سیالوی)

دیباچہ

ایک دن رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ حکم دیا کہ یہاں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو۔

کھانا جب کھانے لگے تو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روٹی کے ساتھ سالن نہیں۔

پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑی زور زور سے بھنبھناتی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مکھی کیوں شور مچا رہی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے سب مکھیاں پریشان ہیں کہ آج صحابہ کے پاس سالن نہیں حالانکہ یہاں قریب ہی غار کے اندر ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے۔ یہاں سے لے لو۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیارے علی اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے پیچھے گئے۔ غار میں پہنچے اور آپ نے شہد مصفا نچوڑ لیا اور دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب اس شہد کے ساتھ کھانا کھاؤ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ابھی کھانا کھا ہی رہے تھے تو مکھی پھر حاضر خدمت ہوئی اور اپنی زبان میں بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکھی پھر شور کر رہی ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اس کا جواب دے رہی ہے۔

میں نے اس سے پوچھا ہے تمہاری خوراک کیا ہے۔ مکھی کہتی ہے میری خوراک پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا پھول تو کڑوے ہوتے ہیں اور پھیکے بدمزہ تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا ایک سردار ہوتا ہے ہم اس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھولوں کے رس چوستی ہیں اور ہمارا امیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا شروع کرتا ہے تو ہم سب اس کے ساتھ مل کر آپ کی ذات اقدس پر درود پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے۔

اسی درود پاک کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔

آپ اندازہ فرمائیں اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کے رس میٹھا شہد بن سکتا ہے تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں بدل سکتے ہیں۔

(مقاصد السالکین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث:۱ عَنْ عَبْدِاللّٰہ بن مسعودٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عُنہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ وَ آلہٖ وسلَّم

(رواہ الترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔

حدیث:۲ اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَّی صَلاۃً فِیْ الدُّنْیَا

(سعادۃ الدارین)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔

حدیث:۳ عَنْ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ و آلہٖ وَسلَّم اَنَّہٗ قَالَ مَنْ عَلَّی صَلاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشراً وَّ کَتَبَ لَہٗ عَشرَ حَسنَاتٍ

(ترمذی شریف)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں مقدر فرما دیتا ہے۔

حدیث:۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مَنْ صَلَّی عَلَّی صَلاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشرَ صَلوٰتٍ وَ حُطَّتْ عَنْہُ عَشرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشرُ دَرَجٰتٍ

(مشکوٰۃ، تفسیر مظہری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

حدیث:۵ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قُلْتُ یارسُولَ اللّٰہِ اِنِّی اُکْثِرُ الصَّلَاۃَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِی فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ صَلَاتِی کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُّکْفٰی ھَمُّکَ وَ یُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے دربار رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی چوتھا حصہ درود شریف پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف حصہ درود شریف پڑھ لوں؟ فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔عرض کی دو تہائی درود پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہو گا عرض کی اے آقا! تو میں سارا وقت ہی درود نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سن کر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حدیث:۶ عَنْ فُضَالَۃَ بنِ عُبَیْدٍ بَیْنَما رسول اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم قَاعِدٌ اِذ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُم اغْفِرلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِاللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ آخرُ بَعْدَ ذَالِکَ فَحمِدَاللہَ وَ صَلّٰی عَلَی النَّبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وسلم فَقَالَ لَہُ النَّبِیُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ.

(رواہ الترمذی و ابو داؤد، نسائی و مشکوٰۃ)

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ پھر ایک اور نمازی آیا اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت ملاّ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے نقل فرمایا ہے کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربار الٰہی میں سوال کر دیا تھا حالانکہ سائل پر حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربار خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔

(مرقات)

حدیث:۷ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بنِ مسعودٍ رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہُ قال کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور

اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِىْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ

(رواه ترمذی و مشکوٰۃ شریف)

حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر میں نے نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر دعا کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

حدیث:۸ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بِنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ مَلَائِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلَاةً

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

حدیث:۹ اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَغْفِرَةٌ لِذُنُوْبِكُمْ وَاطْلُبُوْا الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيْلَةَ فَاِنَّ وَ سِيْلَتِىْ عِنْدَ رَبِّىْ شَفَاعَةٌ لَكُمْ

(جامع صغیر)

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔

حدیث:۱۰ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَقْرَ وَ ضِيْقَ الْعَيْشِ وَالْمَعَاشِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ایک شخص نے دربار رسالت میں حاضر ہوکر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تُو اپنے گھر میں داخل ہو تو

تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْہِ اَحَدٌ اَوْلم یَکُنْ فِیْہِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَیَّ وَاقْرَأْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مَرَّۃً وَاحِدَۃً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَاَدَارَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الرِّزْقَ حَتّٰی اَفَاضَ عَلٰی جِیْرَانِہٖ و قَرَابَاتِہٖ

(القول البدیع و سعادۃ الدارین)

السلام علیکم کہہ چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام عرض کرو۔ (اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ) اور ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔

حدیث:۱۱ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَأُ فِیْہِ بِذِکْرِ اللّٰہِ ثُمَّ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ اَکْتَعُ

(مطالع المسرات)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بامقصد کام جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درود پاک کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے خالی ہے۔

حدیث:۱۲ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللّٰہِ تعالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْئٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

(رواہ الترمذی و مشکوٰۃ شریف)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دُعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تُو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے اوپر نہیں جاسکتی۔

حدیث:۱۳ عن الحسن بن علی علیہما السلام قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو بیشک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔

حدیث:۱۴ قال: قَال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عیداً و لا بیوتکم قُبُوْراً و صَلُّوْا عَلَیَّ حَیْثُمَا کُنْتُمْ اِنَّ صَلَاتَکُمْ تبلغنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو میلہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبریں بناؤ۔ پس جہاں کہیں بھی ہو تم مجھ پر درود بھیجو، بیشک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی
پر وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

مشکل جو سر پہ آ پڑی آقا تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

تیری عطا عطائے حق تیری رضا رضائے حق
وحیٔ خدا ہے تیرا کلام تجھ پر درود اور سلام

حدیث:۱۵ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَقِیَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم المنبر فَلَمَّا رَقِیَ الدَّرَجَةَ الْاُوْلٰی قَالَ (آمِیْن) ثُمَّ رَقِیَ الثَّانِیَةَ قَالَ (آمِیْن) ثُمَّ رَقِیَ الثَّالِثَةَ فَقَالَا (آمِیْن) فَقَالُوْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ (آمِیْن) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ فقال لَمَّا رَقِیْتُ الدَّرَجَةَ الاُوْلٰی جَاءَ نِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر (جلوہ افروز ہوئے) پہلی سیڑھی پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا آمین۔ پھر دوسری پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا آمین۔ پھر تیسری پر جلوہ افروز ہوئے تو فرمایا آمین۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ہم نے آپ کو تین مرتبہ آمین کہتے ہوئے سنا (اس کا کیا سبب ہے)؟ تو فرمایا جب

رَمَضَانَ فَانسَلَخَ مِنهُ وَ لَم يُغفَرلَهُ فَقُلتُ (آمِين) ثُمَّ قَالَ شَقِيَ عَبدٌ اَدرَكَ وَالِدَيهِ اَو اَحدَهُمَا فَلَم يُدخِلاهُ الجَنَّةَ فَقُلتُ (آمِين) ثُمَّ قَالَ شَقِيَ عَبدٌ ذُكِرتَ عِندَهُ فَلَم يُصَلِّ عَلَيكَ فَقُلتُ (آمِين)

(رواه البخاری فی الادب المفرد و هو حدیث صحیح بل مشهور)

میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے کہنے لگے کہ بدبخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان شریف پایا پھر وہ یوں گزر گیا کہ بخشا نہ گیا میں نے کہا آمین۔ پھر کہا بدبخت ہے وہ انسان جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا کسی ایک کو پایا اور وہ اس کے لئے دخول جنت کا سبب نہ بنے (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین۔ پھر بدبخت ہوا وہ شخص جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا تو میں نے کہا آمین۔ امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح بلکہ مشہور ہے۔

حدیث:١٦ عَن رُوَيفَعِ بنِ ثَابِتِ الاَنصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَن قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَنزِلهُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَكَ يَومَ القِيَامَةِ، وَجَبَت لَهُ شَفَاعَتِي.

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ کہا ''اے اللہ محمد پر درود بھیج اور بروزِ قیامت آپ کو ایسے مقام پر فائز کر دے جو تیرے نزدیک مقرب ہے'' تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

(امام احمد اور ابن ابی دینا وغیرہما نے اسے روایت کیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے)

حدیث:۱۷عَنْ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرَتْ عِنْدَہُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(امام نسائی نے اس روایت کیا ہے اور امام احمد نے اسے حسین بن علی سے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے)

حدیث:۱۸عن ابی الدردا رضی اللہ عنہُ قَالَ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلاۃ عَلَیَّ یوم الجمعۃ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْد تَشْھَدُ الملائکۃُ وَ اِنَّ اَحَداً لن یُصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنھَا قعلتُ بَعْدَ الموتِ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ ان تَاْکُلَ اجسادَ الاَنْبِیاء فنبی اللہ حَیٌّ یُرْزَقْ

حضرت ابی دردا رضی اللہ عنہ نے فرمایا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ دن مشہود ہے یعنی اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی بھی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اس کا درود پاک میرے حضور پیش کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا، کیا بعد موت کے بھی؟ تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ اور طبرانی نے اسے دو طریق سے روایت کیا ہے اور ابن مقری نے بھی اس کی دو سندیں ذکر کی ہیں جن میں سے ایک جید ہے)

حدیث:۱۹ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَمرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سَمِعْتُمُ الْمُؤذِّنَ فَقُوْلُوا مِثْلَ ما یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ تَعالٰی عَلَیْهِ بِهَا عَشْراً ثُمَّ سَلُوْ اللّٰهَ تَعالٰی لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ تعالٰی وَ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

(صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درود پاک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لئے بنایا گیا ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ مَیں ہی ہوں لہٰذا جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا وہ میریٰ شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔

حدیث:۲۰ عَنْ اَنَسِ بن مَالِک رضی اللّٰه تعالٰی عنهُ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: اِنَّ لِلّٰهِ سَیَّارَةً مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ یَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ فَاِذَا اَتَوْ عَلَیْهَا حَفُّوْا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوْ بَرَآئِدَهُمْ اِلٰی رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَکَ وَ تعالٰی فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ نے فرمایا، فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں پس جب وہ کسی حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں پھر اپنے میں سے فرشتوں کے ایک گروہ کو قاصد بنا کر اللہ جل شانہ کے دربار بھیجتے ہیں وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے

أَلَائِکَ وَ یَتْلُوْنَ کِتَابَکَ وَ یُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَ یَسْئَلُوْنَکَ لِاٰخِرَتِھِمْ وَ دُنْیَاھُمْ فیقول تبارک و تعالیٰ غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَارَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ فُلَانًا اَلْخَطَّاءَ اِنَّمَا اِعْتَبَقَھُمْ اِعْتِبَاقًا فَیَقُوْلُ تبارک و تعالیٰ غَشُّوْھُمْ رَحْمَتِیْ فَھُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ

(رواہ البزار باسناد حسن)

تھے جو تیرے انعام کی تعظیم کرتے ہیں۔ تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لئے دعا کرتے ہیں اس پر اللہ تعالی فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وہ کسی کام کے لئے آیا تھا اللہ تعالی فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔

حدیث:۲۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنھما قالا خَرَجَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَبَرَّزُ وَ لَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَتْبَعُہٗ فَفَزِعَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فاتبعہ بِمُطْھَرَۃٍ یَعْنِیْ اِدَاوَۃً فَوَجَدَہٗ سَاجِدًا فِیْ شَرَبَۃٍ فَتَنَحّٰی عُمَرُ فَجَلَسَ وَرَاءَہٗ حَتّٰی رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ: اَحْسَنْتَ یَاعُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَّنِیْ سَاجِدًا فَتَنَحَّیْتَ عَنِّیْ اِنَّ جِبْرِیْلَ علیہ السلام اَتَانِیْ، فَقَالَ

حضرت انس بن مالک بن اوس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا حضرت عمر رضی اللہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہولیا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علہ وسلم ایک بالاخانہ میں سربسجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر انور اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا کیا تو مجھے سربسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام لے

مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً وَرَفَعَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ

کر آئے تھے اے اللہ تعالیٰ کے محبوب جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

(اس حدیث کو امام بخاری رحمتہ اللہ نے ''الادب المفرد'' میں نقل کیا ہے اور ضیاء نے اسے ''المختارۃ'' میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے)

حدیث:۲۲ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَنْ اَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِيْ حَيَاتِهٖ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمِيْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ ان يَسْتَغْفِرُوْا لَهٗ عِنْدَ مَمَاتِهٖ

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو فرمائے گا اس بندے کے لئے استغفار کرو یعنی بخشش کی دعا کرو۔

حدیث:۲۳ لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ الا بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَيَّ

(کشفت القمه)

قیامت کے دن میرے حوض پر وارد ہوں گے کچھ گروہ انہیں پہچانتا ہوں گا کثرت درود کی وجہ سے۔

حدیث:۲۴ عَنْ انس رضی اللہ تعالیٰ عَنْهُ قال قال رسول اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ

(کشف الغمه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر دن بھر میں ہزار دفعہ درود پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک اپنا محل جنت میں نہ دیکھ لے۔

حدیث:۲۵ عن ابی کاهِلٍ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیه وَسَلَّم يا اَبَا كَاهِلٍ مَنْ صَلّٰى

حضرت ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر

عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ وَ کُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِّیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَلَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ

(القول الابدیع)

دن اور ہر رات کو تین تین بار میری محبت اور (میرے اشتیاق) کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے دن رات کے گناہ بخش دے۔

حدیث:۲۶ ذُکِرَ فِی بَعْضِ الاَخْبَارِ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَیَّ رَحِمْتُہٗ وَ مَنْ سَالَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَ لَوْکَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

(دلائل الخیرات)

مذکور ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اُس کو عطا کرتا ہوں اور جو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

حدیث:۲۷ مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابِّیْنَ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَا فِحَانِ وَ یُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم لم یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَغْفِرُ لَھُمَا ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَ مَا تَاَ ضَّر

(سعادۃ الدارین الترغیب و الترھیب و الزواجہ نزھتہ الناظرین)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

حدیث:۲۸ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

(القول البدیع)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

حدیث:۲۹عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللّٰه تعالٰی عَنهُ اَنَ رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وسلم قَالَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَّی نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَ مَنْ کَانَ عَلَی الصِّرٰطِ مِنْ اَهْلِ النُّوْرِ لَمْ یکُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ

(دلائل الخیرات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور پل صراط پر اس نور کا حامل اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

حدیث:۳۰عَنْ عَائشَةَ رضی اللّٰه تعالٰی عنها قالَتْ قالَ رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَلْقِیَ اللّٰهَ رَاضِیًا فَلْیُکْثِرِ الصلاۃَ عَلَیَّ

(کشف الغمه)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوا سے چاہیے وہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھے۔

حدیث۳۱ عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بنْ عَوْف رضی اللّٰه عنهُ قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلام اتانی فَبَشَّرنِیْ فَقالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوجَلَّ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ وَ مَنْ سَلَّم عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْه

(امام احمد نے اسے روایت کیا اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا)

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل میرے پاس تشریف لائے اور مجھے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ جو آدمی آپ پر درود بھیجے میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے میں اس پر سلام بھیجوں گا۔

حدیث ۳۲ عن ابی الدرداء رضی اللّٰہ عنہٗ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَن صَلّٰی عَلَیَّ حِینَ یُصبِحُ عَشراً اَدرَکَتہُ شَفَاعَتِی یَومَ القِیَامَۃِ

(امام طبرانی نے اسے دو سندوں سے روایت کیا ہے جن میں ایک سند جید ہے)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھ پر دس مرتبہ صبح صبح درود پاک پڑھا بروزِ قیامت اسے میری شفاعت حاصل ہو گی۔

حدیث ۳۳ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن صَلّٰی عَلَیَّ یَومَ الجُمُعَۃِ ثَمَانِینَ مَرَّۃً غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوبَ ثَمَانِینَ سَنَۃً قِیلَ: یَارَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَیفَ الصَّلَاۃُ عَلَیکَ؟ قَالَ: تَقُولُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُولِکَ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَ تَعقِدُ وَاحِدَۃً

(دار قطنی نے اسے روایت کیا اور حافظ عراقی نے اسے حسن کہا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر اَسّی مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ بخش دے گا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ آپ پر درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو کہ اے اللہ رحمت بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے، نبی اور رسول ہیں اور امی نبی ہیں۔ اور ایک شمار کرے۔

حدیث ۳۴ عَنْ عمرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلاةً صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ فَلْيَقِلَّ عَبْدٌ اَوْلِيُكْثِرْ

(طبری نے اسے روایت کیا اور کہا کہ ہمارے نزدیک اس کی سند صحیح ہے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، پس اب بندے کی مرضی ہے تھوڑا پڑھے یا زیادہ۔

حدیث ۳۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّ عَلَیَّ فَلْيُكْثِرُ عَبْدٌ اَوْ لِيَقِلَّ

(ضیاء مقدسی نے اسے ''المختارۃ'' میں روایت کیا)

اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جتنا مجھ پر درود پڑھا فرشتے اس پر اتنی ہی رحمتیں بھیجتے ہیں۔ پس اب بندے کی مرضی ہے زیادہ پڑھے یا تھوڑا۔

حدیث ۳۶ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه عَلَيْهِ وَ آلِه وَسَلَّمَ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِساً لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰه فِيْهِ وَ لَمْ يُصَلُّوْا عَلٰی نَبِيِّه صلی اللّٰه علیه وسلم اِلَّا كَانَ عَلَيْهِم مِّنَ اللّٰهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ

(امام احمد اور امام ترمذی نے اسے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے حسن کہا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم باہم مل کر بیٹھی اور اسمیں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نہ ہی اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تو قیامت کے دن ان پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوگا، اگر چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔

حدیث ۳۷ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَاۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِیْفَۃٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم جمع ہو پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر اٹھ کھڑے ہوئے تو گویا وہ مردار کی بدبو پا کر اٹھے ہیں۔

(امام ابوداؤد طیالسی نے اسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح مسلم کے شرط کے مطابق ہے)

حدیث ۳۸ عَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَقْرَبُ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تعالٰی قَالَ صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَۃِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنَا قَالَ صَلَاۃُ الَّیْلِ وَ صَوْمُ الْھَوَاجِرِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنَا قَالَ کَثْرَۃُ الذِّکْرِ وَالصَّلَاۃُ عَلَیَّ تَنْفِی الْفَقْرَ قُلْتُ زِدْنَا قَالَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الْکَبِیْرَ وَالْعَلِیْلَ وَالصَّغِیْرَ وَ ذَاالْحَاجَۃِ

(القول البدیع سعادۃ الدارین)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم دربار رسالت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قریب تر اعمال کیا ہیں۔ فرمایا: سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا: تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے عرض کیا رسول اللہ کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا: ذکر الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تنگدستی کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ فرمایا: جو کسی قوم کا امام بنے تو نماز ہلکی پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے۔

حدیث۳۹ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ نَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ (سعادۃ الدارین)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام مبارک اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حدیث: ۳۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے بچوں کو سال بھر تک رونے کے اوپر مت مارا کرو کیونکہ چار ماہ تک ان کا رونا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوتا ہے۔ اور چار ماہ تک ان کا رونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہوتا ہے اور چار ماہ تک ان کا رونا اپنے والدین کے لئے دعا کرنا ہوتا ہے۔

حدیث: ۴۰- صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا السلام علیکم اے صاحب عزت رفیع اور کرم منبع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے اور صدیق اکبر کے درمیان بٹھایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اسے اپنے اور میرے درمیان بٹھاتے ہیں حالانکہ میرے علم میں روئے زمین پر آپ کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ وہ مجھ پر ایسے درود بھیجتا ہے کہ اس سے پہلے مجھ پر کسی نے نہیں بھیجا انہوں نے پوچھا وہ کیسے کہتا ہے آپ نے فرمایا وہ کہتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدَ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اس درود پاک کے ثواب سے آگاہ فرمائیے آپ نے فرمایا اگر تمام سمندر روشنائی اور تمام درخت قلم اور تمام فرشتے لکھنے والے بن جائیں تو روشنائی ختم ہو جائے اور قلم ٹوٹ جائے تب بھی اس درود کے ثواب کو نہ پہنچیں۔

حدیث:۴۱-شہر بلخ میں ایک شخص بڑا مالدار تھا اور اُس کے دو بیٹے تھے جب اُس کا انتقال ہوا ادھا ادھا ترکہ تقسیم کر لیا ترکہ میں انہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک ملے ہر ایک نے ایک ایک بال شریف لے لیا اور ایک موئے مبارک باقی رہ گیا۔ بڑے نے کہا ہم کاٹ لیں گے چھوٹے نے کہا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے خیال سے ہم اُسے نہ کاٹیں گے۔ بڑا بولا۔ اچھا کیا یہ سب موئے مبارک لے کر تو جتنی میراث کا مستحق ہوا ہے دینا گوارا کرے گا۔ چھوٹے نے کہا ہاں۔ غرض چھوٹے نے تینوں موئے مبارک لے لئے اور بڑے نے تمام مال لے لیا۔ کچھ مدت کے بعد اس کا سارا مال جاتا رہا اور وہ فقیر ہو گیا۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بے نصیب تو نے میرے بالوں سے بے رغبتی کی اور دنیا کو اس پر ترجیح دی۔ تیرے بھائی نے انہیں لیا ہے اور وہ جب انہیں دیکھتا ہے مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اسے سعادت دارین عطا فرمائی ہے۔ وہ بیدار ہو کر اپنے بھائی کے پاس آیا اور اس کے خدام میں داخل ہو گیا۔

(نزہتہ المجالس)

حدیث:۴۲-کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی ایک تعداد مقرر کر لی تھی ایک رات کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا اپنے اس منہ کو لا جس سے تو مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرتا ہے میں اسے چوم لوں میں نے آپ سے شرما کر اپنا چہرہ گھما لیا آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا میں بیدار ہوا تو مجھے معلوم ہوا میرا گھر مشک کی خوشبو سے مہک رہا ہے۔

حدیث:۴۳-حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے حجۃ الاسلام کیا پھر اس کے بعد غزوہ کیا تو اس کا غزوہ چار سو حج کے برابر لکھا جاتا ہے۔ پس جو لوگ جہاد پر قادر نہ تھے وہ شکستہ دل ہو گئے۔ خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ جو شخص آپ کے اوپر درود بھیجے گا اس کا درود پاک چار سو غزوہ کے برابر لکھا جائے گا اور ہر غزوہ چار سو حج کے برابر ہو گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں

ایک درخت پیدا فرمایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا اور انار سے چھوٹا مکھن سے نرم، شہد سے زیادہ میٹھا، مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے اس کی شاخیں مروارید تر کی اس کا تنہ سونے کا اس کے پتے زبرجد کے ہیں۔ سوائے اُن لوگوں کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پاک بھیجا کریں اور کوئی اس میں سے نہ کھائے گا۔

(نزہتہ المجالس)

آداب الصلوٰۃ والسلام

احادیث مبارکہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

دُم علی الوضوء یُحِبُکَ حافِظُکَ (رواہ البیھقی)	ہمیشہ باوضو رہو محافظ تمہیں دوست رکھے گا۔
اَلْوُضُوْءَ سِرٌّ من اسرار اللہ	وضو اسرار الٰہی سے ہے۔
الوضوء شطر الایمان	وضو ایمان کا جز ہے۔
الوضوء مِفتاح الصلوٰۃ	وضو نماز کی چابی ہے۔
الوضوء مفتاح الجنۃ	وضو جنت کی چابی ہے۔
سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم	تا کہ پتہ پتہ کرے باوضو یاد تیری
الوضوء سلاح المؤمن	وضو مومن کا ہتھیار ہے۔

صلوٰۃ کے تین معنی ہیں: نماز، درود شریف، دُعا۔ وضو ان تینوں کے لئے مفتاح ہے۔

سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ آپ روزانہ قصیدہ بردہ شریف اس غرض سے پڑھتے بطور وظیفہ پڑھتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو مگر حصول مقصد نہ پاتے۔ کسی عاشق سے پوچھا تو اس نے کہا قصیدہ بردہ شریف کے ہی اوّل آخر میں درود شریف پڑھا کرو۔ آپ نے ایسا کیا تو حضور علیہ السلام کی زیارت سے شرف یاب ہوئے۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بے وضو نہ لیتے۔

سلطان ناصر الدین محمود دہلوی رحمتہ اللہ علیہ جیسے اولیاء بادشاہ کا اس پر عمل رہا ہے۔ آپ کا والی نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے شرم امد کہ بے وضو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

برزبان رانم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے گئے۔ (تاریخ فرشتہ ج:1)

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے ۔ رونا میرا وضو ہو نالہ دعا ہو

وضو مومن کے اعضاء کی توبہ ہے۔

حدیث قدسی

جَعَلتُکَ ذِکراً مِنْ ذِکرِیْ میں نے تجھے اپناذکر بنایا، محبوب تیراذکر میراذکر۔

گلاب کا پھول دیکھتے، سونگھتے وقت اور خوشبو لگاتے وقت درود شریف پڑھے کہ حضور طیب طاہر صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ جہاں گرا وہاں گلاب کا پودا پیدا ہوا تھا۔

ایک روایت اَلحَبِیب عَلَیْہ اَطیَبُ التَّحیة والثَّناء میں ہے۔ سفید گلاب کا پھول میرے پسینہ سے اور سرخ گلاب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پسینہ سے اور زرد رنگ کا پھول چمپا براق کے پسینہ سے پیدا ہوا۔ بدیں وجہ فرمایا گلاب کے پھول میں میرے پسینے کی خوشبو ہے تو یہ سارے پھولوں کا سردار کہلایا۔

السیدی ابو عبداللہ احمد بن مرزوق علیہ رحمۃ از اعاظم مشائخ دیار مغرب سے مروی ہے۔

ہم بحر ہند میں سفر کر رہے تھے تیز ہوائیں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں ابھرنے لگیں ہم ایک جزیرہ میں ٹھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گلاب کا پھول دیکھا جس کی تیز بھینی بھینی خوشبو تھی اُس پر خط سفید سے لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

میرے دل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ لکھا ہو تو ہم ایک پھول اور دیکھا جو ابھی پورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا تو اس میں بھی اسی طرح لکھا ہوا تھا۔

ابوالبشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنت سے زمین پر آئے تو آپ روتے رہے، آپ کے آنسو جہاں جہاں زمین پر گرے تو وہاں صندل، عود، رطب پیدا ہوا اور ام البشر سیدہ حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنسوؤں سے لونگ کی خوشبو پھیل گئی۔

یہ سب خوشبویات حضور طیب المطیبین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہور پذیر ہوئیں جیسے ہرن سے مشک نافہ اور پھولوں میں خوشبو۔

(دلائل الخیرات)

ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دل گلاب کے پھول کو دیکھ کر اور سونگھ کر تسلی پاتے ہیں۔ اس میں محبوب کی خوشبو ہے۔ گلاب کے پھول نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو اپنی نازک

پتیوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بسا رکھا ہے۔

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو اس وقت آپ ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں رطب اللسان تھے۔ حضرت جبرائیل نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب کا پھول پیش کیا اور عرض کیا حاضری بارگاہ کے ارادہ سے آ رہا تھا، راہ میں ایک عالی شان باغ، جنت، کو دیکھا تو گلاب کے پھول عجیب بہار میں تھے۔ تحفہ کے طور پر ایک پھول لے آیا جب آپ نے سونگھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو نے ہجر کو تیز کر دیا اور اسی حالت میں پھول سونگھتے ہی روح مشتاق قفس عنصری سے پرواز کر کے جنت الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلستانِ ابراہیمی کے پھول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو تھی۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ میری صلِّ علیٰ کہتے کہتے

فضیلت درود شریف

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ صَلُّوْا علیه وسَلِّمُوْ تَسْلِیْمَا

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس غیب کی خبریں دینے والے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے خبر دی کہ فرشتے بھی آپ پر درود بھیجتے ہیں پھر بندوں کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ پر درود و سلام بھیجیں ان کو خبردار کرنے کے لئے کہ فرشتے آپ کی شریعت کے پابند نہیں اس کے باوجود وہ آپ پر درود و سلام بھیج کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں پس ہم تم اس کے زیادہ مستحق اور حق دار ہیں۔

عارف صاوی نے اپنے حاشیہ جلالین تفسیر صاوی میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے وجوب پر تمام علماء متفق ہیں۔ تعین واجب میں اختلاف کے بعد فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا بغیر کسی مرشد و وسیلہ کے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ اس میں شیخ و سند خود صاحب درود ہیں اس لئے کہ درود شریف آپ پر ہی پیش کیا جاتا ہے اور بھیجنے والے پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ بخلاف دوسرے اذکار کے کہ اگر ان میں کسی شیخ مرشد کا وسیلہ نہ لیا جائے تو شیطان دخل انداز ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کو فائدہ نہیں ہوتا۔

الحلیمی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے مقصود اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل پیرا ہو کر اس کا قرب حاصل کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر جو حق ہے اس کو ادا کرنا ہے۔

الفر بن عبدالسلام نے کہا ہمارا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا آپ کے لئے ہمارا شفاعت کرنا نہیں کیونکہ ہم جیسے ایسی باعظمت ہستی کی شفاعت کرنے کے قابل ہی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس ذات کا احسان ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس نے ہم پر احسان اکرام فرمایا ہے اب اگر ہم اس سے عاجز ہیں تو اس کے بدلے ہم آپ کے لئے دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ہمارے عجز کا علم تھا اور اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور ہم کو درود بھیجنے کا حکم دیا تا کہ ہمارا درود پڑھنا آپ کے فضل وکرم کا عوض ہو جائے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان سے بڑھ کر کوئی احسان نہیں۔

ابو محمد المرجانی نے کہا کہ تیرے درود وسلام کا فائدہ چونکہ لوٹ کر تجھے ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا تیرا نبی کریم پر درود پڑھنا درحقیقت اپنے لئے دعائے خیر کرنا ہے۔

ابن العربی نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا فائدہ اس شخص کی طرف لوٹتا ہے جو درود شریف بھیجتا ہے۔ کیونکہ یہ اس کے صحیح العقیدہ ہونے خلوص نیت اظہار محبت آپ کی دائمی اطاعت اور آپ کے وسیلہ جلیلہ کے احترام کی دلیل ہے۔

حافظ سخاوی نے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ ایمان کے سب سے بڑے مدارج میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بنا پر۔ آپ کے حقوق ادا کرتے ہوئے اور آپ کی توقیر وتعظیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ پر درود وسلام بھیجا جائے اور یہ بھی آپ کا شکر ادا کرتا ہے اور آپ کا شکر ادا کرنا واجب ہے اور آپ ہی کے صدقے ہم پر انعام واکرام کی باشریں ہوئیں۔ آپ ہی جہنم سے ہماری نجات اور جنت میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ آپ ہی کے ذریعہ ہم بلند وبالا مراتب ومناقب تک بلاروک ٹوک پہنچ سکتے ہیں۔

ابن النعمان نے کہا۔ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا تمام اعمال سے افضل ہے اور اسی سے انسان دنیا وآخرت کی کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے۔

حافظ سخاوی فرماتے ہیں کہ بنو اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا اور مر گیا۔ لوگوں نے اس کو باہر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اس کو غسل بھی دیں اور اس کا نماز جنازہ بھی پڑھیں، میں نے اس کو بخش دیا ہے۔ عرض کیا موسیٰ علیہ السلام

نے کسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس نے ایک دن تورات کھولی اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسم گرامی پایا اس نے آپ پر درود بھیجا میں نے اس کے بدلے اس کو بخش دیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اس سے زیادہ گناہوں کو مٹاتا ہے جتنا پانی آگ کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جان قربان کرنے سے افضل ہے یا فرمایا فی سبیل اللہ تلوار چلنے سے۔

حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ میرا ہمسایہ فوت ہو گیا تھا میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا حضرت آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک مناظر میرے سامنے آئے منکر ونکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا خطرناک اور دشوار تھا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے یا نہیں؟ اچانک مجھ سے کہا گیا کہ تیری زبان بیکار رہی اس وجہ سے تجھ پر مصیبت آتی ہے تب عذاب کے فرشتوں نے مجھ کو سزا دینے کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور اُن فرشتوں کے درمیان ایک نوری شکل والا حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین وجمیل تھا اس کے جسم نے خوشبو مہکتی تھی منکر ونکیر کے سوالوں کے جواب وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں اسے دہراتا گیا اور کامیاب ہوا۔

پھر میں نے اُس نوری جسم والے انسان سے پوچھا آپ کون ہیں اس نے جواب دیا میں تیرا درود پاک ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتا تھا۔ اب فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا قبر میں حشر میں پل صراط پر ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور مددگار رہوں گا۔

(القول البدیع - جذب القلوب - سعادۃ الدارین)

کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابوحفص حداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی، یوں ہی پندرہ دن گزر گئے جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۂ اقدس کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مہمان کو کچھ

کھلایئے، بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکار دو عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور علیہ السلام کے دائیں جانب اور فاروق اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدر کرار سامنے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ مجھے مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا اور فرمایا اٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں۔'' میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہاں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھالی تو آنکھ کھل گئی، میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۴، نزہۃ الناظرین ص ۳۳)

صلّی اللّٰہ تعالیٰ حبیبہٖ المصطفیٰ و رسولہ المجتبیٰ و علیٰ آلِہٖ و اَصحابہٖ وَسلَّم

محمد بن فاتک نے بیان کیا کہ ہم شیخ القراء ابوبکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پرانی پگڑی باندھ رکھی تھی اور لباس بھی اس کا پھٹا پرانا۔ ہمارے استاد اٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی۔ اس آنے والے نے عرض کی ''آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔'' شیخ ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا، تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارے حبیب خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں اور اسے میرا اسلام کہو اور اُسے مزید کہو کہ وہ سو دینار تمہیں دے دے۔ اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم پر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آ گیا تھا آپ وہاں گئے اور باقی درود پاک آپ نے واپس آ کر پڑھا تھا۔ حضرت شیخ ابوبکر اٹھے اور اُس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے اور وزیر سے فرمایا۔ ''یہ آپ کی طرف رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم) کی طرف سے قاصد ہے'' اور واقعہ کہہ سنایا۔ یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم وتوقیر کی اور اُن کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔ وزیر صاحب نے ہزار لا کر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا۔ ''اے

شیخ آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا۔" پھر وزیر صاحب ن عرض کیا حضرت ! یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لئے ہیں اور سو دینار گن کر اور حاضر کئے اور کہا یہ اس لئے کہ آپ یہ بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور سو دینار مزید پیش کئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی۔ یوں کرتے کرتے انہوں نے ہزار دینار حاضر کئے۔ مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے لینے کو فرمایا ہے۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۲۳، رونق المجالس ص ۱۱)

حضرت ابو محمد جزوی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر شاہی باز آیا تھا لیکن ہائے میری قسمت کہ میں اسے شکار نہ کر سکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں، بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہ آیا کسی نے پوچھا۔ وہ کون سا باز تھا تو فرمایا۔ ایک دن جب میں رباط (سرائے) میں تھا۔ نماز عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا رنگ زرد، بال بکھرے ہوئے، ننگے پاؤں۔ اُس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ مغرب تک یونہی مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر درود پاک پڑھنے لگا اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے میں اُس درویش کے پاس گیا اور پوچھا تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟ اس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن آپ میرے لئے گرم گرم حلوا لے آئیں۔ میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیا نیا اس راہ چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا، نعت خوانی ہوئی۔ رات کے آخری حصے میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درود پاک پڑھنے میں محو ہے۔ میں بھی مصلیٰ بچھا کر بیٹھ گیا لیکن نیند نے دبا لیا، آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیب خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور یہ ارد گرد انبیاء کرام علی نبینا علیہم الصلوۃ

والسلام ہیں (میں آگے بڑھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام کیا عرض کیا تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ یلہ ویل آلہ وسلم) نے رخ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ سے کون سی غلطی ہو گئی کہ آپ توجہ نہیں فرما رہے ہیں۔" فرمایا میری امت کے ایک درویش نے تجھ سے ذرا سی خواہش ظاہر کی (حلوہ طلب کیا) مگر تو نے اُس کی پرواہ نہیں کی۔ یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اس درویش کو جسے معمولی جان کر نظر انداز کر رہا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے، یہ تو یگانہ روزگار ہے، یہ وہ ہے جس پر حبیب خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی نظر عنایت ہے، ضرور کھانا لا کر دوں گا لیکن میں جب اُس جگہ پر پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر درود پاک پڑھ رہا تھا وہاں کچھ بھی نہیں تھا، وہ وہاں سے جا چکا تھا۔ ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی، خیال کیا شاید وہی ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا، دیکھا تو وہی جا رہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے۔ آخر میں نے آواز دی "اے اللہ کے بندے! آ میں تجھے کھانا لا کر دوں۔ یہ سن کر اُس نے فرمایا ہاں، میری ایک روٹی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول (علی نبینا علیہم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر تو مجھے روٹی لا کر دے گا۔ مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ مجھے اسی حیرانی میں چھوڑ کر چلا گیا۔

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۴)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم) بستا ہے جنہوں نے درود پاک کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیب خدا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔ رحم اللہ تعالیٰ ورفع درجاتہم۔

۱۔ حضرت حذیفہ بن الیمان محرم راز دار نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ درود شریف کے انوار اور فوائد اولاد در اولاد کئی پشتوں تک پہنچتے رہتے ہیں۔

(دلائل الخیرات)

۲۔ درود شریف پڑھنے والے کو حضور علیہ السلام اپنی حضوری میں یاد فرماتے ہیں اور وہ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ کی عملی تفسیر بن جاتا ہے پھر وہ سفر، وحضر کی جلوتوں اور خلوتوں میں محراب ومنبر پر ابتلا اور مصائب میں ہر وقت درود شریف سے شغف رکھتا ہے اور خوش رہتا ہے جس سے محبت الٰہی اس کے رگ وریشہ میں سما جاتی ہے۔

ہو نہ ہو آج کچھ میرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

۳۔ الشیخ الکبیر سرکار محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ کا فرمان ہے سوائے متابعت شریعت محمدی کے دوسرا کوئی راستہ محبت الٰہی کا نہیں ہے جو بکثرت سجود اور بمواظبت درود شریف ہے۔ اہل محبت کو چاہئے کہ درود شریف پڑھتے وقت صبر واستقلال سے ہمیشگی کرے تا کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہان آقائے زمین وزمان صلی اللہ علیہ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔ (جواہر النجار فی فضائل النبی المختار)

سنا ہے ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ
قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی

۴۔ الشیخ الکبیر حضرت ابراہیم بن ثابت رحمۃ اللہ مشہور بزرگ مکہ شریف میں قیام فرماتے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیت اللہ شریف کے بعد بارگاہ رسالت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بطور مہمان رہا کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کو خصوصیت سے نوازتے عجیب شان محبوبانہ ادا رکھنے والے بزرگ تھے۔

شب وروز میں دس ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے۔ ایک دفعہ بیماری کی وجہ سے مدینہ شریف حاضر نہ ہو سکے تو مکہ شریف میں ایک رات خواب یں جمال بے مثال محبوب ذوالجلال صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابراہیم تمہارا انتظار رہا تم نہ آئے تو ہم ملنے کے لئے آ گئے۔

ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آ گئے پہلے
کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

۵۔ ماہ شعبان المعظم میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت۔ آسمانوں میں ایک دریا کا نام برکات ہے اس کے کنارے ایک درخت ہے جس کا تحیات ہے اور اس پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کا نام صلوات ہے جب کوئی بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف شعبان شریف کے مہینے میں پڑھتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ پھر جب باہر نکلتا ہے تو درخت پر بیٹھ کر اپنے پروں کو پھیلاتا اور جھاڑتا ہے تو اس سے قطرے گرتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے ہیں اور اس کا ثواب درود شریف پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(شانِ الوہیت) انسان اپنے تخیل میں جو بناوٹیں بناتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اس سے پاک اور برتر ہے اور توحید کا پاک عقیدہ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا اور اُس پر ایمان کا دارومدار ہے اس سے کم یا زیادہ تخیل وہم اور بناوٹیں ہیں۔

(شان رسالت) شرک فی الالوہیت کی طرح شرک فی النبوۃ بھی کفر ہے توحید وہی توحید ہے جو حضور پُر نور شافع یوم النشور سے ملی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر یا انکار کر کے توحید توحید کرنا یہ توحید نہیں۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الحق (ترجمہ) جسے میرا دیدار خواب میں ہوا اسے دیدارِ حق ہوا۔
(صحیح مسلم وبخاری)

اس حدیث میں محدثین نے دو توجیہیں بیان کیں۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس خوش بخت نے خواب میں دیکھا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھا اور اس کا یہ کہنا برحق ہے کہ مجھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

۲۔ رَاَی الْحَقُ اَیْ اللّٰہَ تَقَدَّسَ و تَعَالٰی (ترجمہ) جس نے مجھے دیکھا اس نے میرے آئینہ حق نما میں حق تعالیٰ کو دیکھا۔ مشاہدہ و دیدار نعمت عظمیٰ کسی عمل یا کسب کا نتیجہ نہیں بلکہ

محض فضل ربی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ اللہ سبحانہ کی ذات و صفات کا آئینہ ہیں۔ اُس نے اپنی صفات کو محبوب پاک شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ظاہر فرمایا۔

آپ فرمایا:

اَنَا مِرْاٰۃُ جَمَالِ الْحَقِّ (ترجمہ) میں تو جمال حق کا آئینہ ہوں۔

(مواہب الدنیہ علی شمائل المحمدیہ)

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ (ترجمہ) جس نے خواب میں مجھے دیکھا بے شک اس نے مجھے دیکھا۔

فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔

(رواہ الامام محمد علیہ رحمتہ، بخاری و مسلم)

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتی قرآن کی تفسیر ہے
محوِ حیرت ہے یہ دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

شعبان شریف میں درود شریف مانند بادل اور رمضان شریف میں مانند بارش ہوتا ہے۔

آسمان پر نظر آتے ہیں جو روشنیوں کے چراغ
قدسیوں میں تو کہیں محفل میلاد نہ ہو
صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی
میرا سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا رکھے آباد اہل نظر کو
محمدؐ میلاد ہوتا رہے گا

حقیقت الامر

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت

کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ سے مومنین کو خبر دی کہ رحمت کے انوار کی بارش ہر وقت روضہ اطہر پر برستی رہتی ہے۔ وہ بارش صاحب نظر کو ہی نظر آتی ہے تو فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب کی حضوری میں حاضر ہو کر درود شریف بھیجا کرو۔

درود شریف کے انوار بارش کی طرح تم پر بھی برسیں گے رداء محبت اوڑھنے والے اس بارش کو دیکھتے اور اس میں نہاتے ہیں

جب یہ انوار جسم و جان میں بس جاتے ہیں تو پھر اس کے جسم سے خوشبو کے حلے آتے ہیں تو وہ درود شریف کی لگن میں مگن ہو جاتے ہیں۔

بے مایہ سہی شاید وہ بلا بھیجیں
ہم نے بھی بھیجیں ہیں درودوں کی سوغاتیں
کچھ بار درودوں کے ہیں زاد سفر میرا
لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینہ میں



الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں درُود
اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام
اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی درُود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
رحمہ اللہ تعالیٰ
امام احمد رضا